بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ۔ أَمَّا بَعْدُ:

088: باب 47-اللہ تعالیٰ، قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑانے والے کے بارے میں حکم۔

[آیت (التوبۃ:65)، (تفسیر ابن جریر الطبری:12912)]

کتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب من هزل بشيء فيه ذكر الله أو القرآن أو الرسول صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ، قرآن مجید یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑانے والے کے بارے میں حکم)۔

مذاق اڑانا، بیہودہ الفاظ استعمال کرنا یہ معروف بات ہے کہ یہ باتیں غلط ہیں اچھی باتیں نہیں ہیں ہر ذُو فطرت باضمیر انسان یہ سمجھتا ہے کہ کسی کا مذاق اڑانا بُری بات ہے، آپ اپنے مسلمان بھائی کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ (الھمزۃ:1)، ﴿وَيۡلٌ﴾ عذاب ہے اُس کے لیے۔ کبیرہ گناہ ہے کہ آپ کسی مسلمان بھائی کا مذاق اڑائیں اور یہ گناہ اور بڑھ جاتا ہے جب یہ ذات جس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اُس کی عظمت بلند ہو یہ مذاق اڑانے کی انتہا ہے اگر کوئی شخص جرأت کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مذاق اڑائے یا اللہ تعالیٰ کی آیات کا یعنی قرآن مجید کا یا اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑائے۔

تو شیخ صاحب رحمہ اللہ علیہ نے یہ باب باندھا ہے ایک خطرناک معاملے کو بیان کرنے کے لیے، بڑا خطرناک معاملہ ہے اور بعض مسلمانوں کے اندر یہ پھیلا ہوا (نعوذ باللہ) کہ دین کا مذاق اڑانا، دینداروں کا مذاق اڑانا، قرآن مجید کی آیات کا مذاق اڑانا، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑانا، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کا مذاق اڑانا۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور قرآن مجید اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی اور مذاق کرنے والے کم ہیں لیکن قرآن مجید کی آیات کی تاویل ان کے مذاق کرنے کے برابر ہے مذاق اڑانے کے برابر ہے، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو نہ اپنانا اور سُبُل کو اپنانا، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرنا، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی حدیث کو ٹھکرانا، یا احادیث کے متعلق حدیث کا مذاق اڑانا کہ یار یہ تو عقل نہیں مانتی یہ کون سی حدیث ہوئی نہیں ہماری عقل نہیں مانتی اسے! پھر ہنستے ہیں کہ ارے یہ بھی حدیث ہے!

یاد رکھیں جس دل میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن مجید کی قدر و قیمت نہیں ہے وہ دل بے ایمان ہے۔ بے ایمان ہے وہ دل، بدکار ہے وہ دل، اس دل کے اندر جب اپنے خالق اپنے مالک کی عظمت نہیں ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء والمرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی عظمت نہیں ہے تو اس دل کے اندر پھر کس چیز کی عظمت باقی رہتی ہے کون سا شرف اس دل کے اندر باقی رہتا ہے؟! کیا قیمت ہے اس دل کی؟!

تو شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے یہ بیان کیا ہے اس کا حکم کیا ہے۔ حکم یاد رکھیں کہ جس نے بھی قرآن مجید کا مذاق اڑایا، یا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑایا، یا اللہ تعالیٰ کا مذاق اڑایا وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے کفر ہے اور نواقض اسلام میں سے ناقض ہے اور نواقض اسلام یہ وہ چیزیں ہیں جو ایک مسلمان کو کلمہ پڑھنے کے بعد دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں، وہ کون سے نواقض ہیں ہمیں یہ جاننا چاہیے۔

شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے ایک کا ذکر یہاں پر کیا ہے باقی کتنے نواقض اور کون سے ہیں شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ کا دوسرا رسالہ ہے نواقض الاسلام کے نام سے انہوں نے وہاں پر دس نواقض کا ذکر کیا ہے اور اُن میں سے ایک ناقض یہ ہے جس کا ذکر یہاں پر اس باب میں کتاب التوحید میں کیا ہے اور باقی نواقض میری بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے آپ وہ جان لیں کہ کون سے ہیں، یہ بڑی خطرناک چیزیں ہیں! ہمیں چاہیے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان چیزوں کو سمجھے اور ان سے دوری اختیار کرے کیونکہ کفر سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں یہ نہ ہو خدانخواستہ کہ کسی مسلمان سے یہ کفریہ عمل ہوتے رہیں اور وہ یہ سمجھے کہ میں خیر پر ہوں اور اچھا عمل کر رہا ہوں۔ تو شیخ صاحب نے بطور دلیل سورۃالتوبہ کی آیت کا ذکر کیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ﴾(التوبہ:65-66)

(اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے تو کہیں گے ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے، آپ اُن سے کہہ دیں کہ تمہاری دل لگی کے لیے اللہ تعالیٰ، اُس کی آیات اور اس کے رسول ہی رہ گئے تھے (یعنی مذاق اڑانے کے لیے صرف اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رہ گئے ہیں اور تمہیں کچھ نہیں ملا)) ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا﴾(اب معذرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے)﴿قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾(تم نے کفر کیا ایمان کے بعد)﴿اِنْ

﴿نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ﴾ (اگر ہم ایک گروہ کو معاف کر دیتے ہیں)﴿مِّنْكُمْ﴾(تم میں سے)﴿نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ﴾(دوسرے گروہ کو ہم عذاب الیم کا مزہ چکھائیں گے کیونکہ وہ مجرم تھے جرم کرنے والے تھے)۔

پھر شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے ایک حدیث کا ذکر کیا اور اس روایت کا تعلق اس آیت کریمہ سے ہے تو میں دونوں کو ایک ساتھ بیان کر دیتا ہوں پھر ان دونوں کے فوائد اور اہم پیغام بیان کرتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور محمد بن کعب، وزید بن اسلم اور قتادہ رحمہا اللہ (ایک صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر اور تین تابعی) ان تینوں کی روایات کے الفاظ شیخ صاحب بیان کر رہے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، محمد بن کعب، زید بن اسلم اور قتادۃ''دخل حديث بعضهم في بعض: أنه قال''(سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں)''أنه قال رجل في غزوة تبوك''(کہ ایک شخص نے کہا جنگ تبوک میں)''ما رأينا مثل قرائنا هؤلاء، أرغب بطونا، ولا أكذب ألسناً، ولا أجبن عند اللقاء،يعني: رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه القراء''(سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں غزوۂ تبوک میں ایک شخص نے کہا کہ ہم نے نہیں دیکھا ہمارے ان قراء جیسے، پیٹو ہیں یہ لوگ اور بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے ہیں اور سب سے زیادہ بزدل اور ڈرپوک ہیں، اور اُس شخص کا اشارہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور''القراء''صحابہ کرام کی طرف)۔

''فقال له عوف بن مالك''(تو ایک صحابی نے اس شخص نے کہا سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے)''كذبت''(تم جھوٹے ہو)''ولكنك منافق''(بلکہ تم منافق ہو)''لأخبرن رسول الله صلى الله عليه وسلم''(میں ضرور جا کر ابھی خبر دیتا ہوں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو)''فذهب عوف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخبره''(تو سیدنا عوف پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے)''فوجد القرآن قد سبقه''(تو اس نے یہ دیکھا کہ قرآن مجید کی آیات اللہ تعالیٰ نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمادیں صحابی کے پہنچنے سے پہلے)''فجاء ذلك الرجل إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم''(تو وہ شخص جس نے یہ بیہودہ باتیں کی ہیں جس نے مذاق اڑایا ہے وہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا)''وقد ارتحل وركب ناقته''(اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو چکے تھے)''فقال: يا رسول الله''(تو اس شخص نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''إنما كنا نخوض ونتحدث حديث الركب'' (ہم تو صرف ایسے ہی دل لگی کی باتیں کر رہے تھے مذاق کر رہے تھے ہمارا وقت نہیں گزر رہا تھا کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ تبوک کا سفر

بہت لمبا تھا مدینہ سے تبوک تو راستہ لمبا تھا تو ہم جیسے راہی سفر کوئی باتیں بناتے ہیں تو ہم نے بھی کوئی باتیں بنادیں اپنا سفر کاٹنے کے لیے ''حديث الركب'') ''نقطع به عناء الطريق'' (تاکہ سفر کی مشقت ہمیں محسوس نہ ہو باتوں باتوں میں)۔

''قال ابن عمر'' (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) ''كأني أنظر إليه متعلقا بنسعة ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم'' (میں نے دیکھا اُس شخص کو کہ اُس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کے کجاوے کو پکڑا ہوا تھا ایسے تھامہ ہوا تھا)۔ وہ کجاوا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار تھے اونٹنی کے اوپر تو اُس شخص نے اُسے اپنے ہاتھوں سے تھامہ ہوا تھا پکڑا ہوا تھا۔ ''وإن الحجارة تنكب رجليه'' (اور یعنی وہ کجاوے سے چمٹا ہوا تھا اور پتھر اس کے پاؤں سے ٹکرا رہے تھے اسے زخمی کر رہے تھے) ''وهو يقول'' (اور وہ شخص صرف یہی کہہ رہا تھا) ''إنما كنا نخوض ونلعب'' (ہم تو صرف مذاق کر رہے تھے) ''فيقول له رسول الله صلى الله عليه وسلم'' (اور نبی کریم صلی علیہ وآلہ سلم صرف یہی جواب دیتے رہے اُس شخص کو) ﴿أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ﴾ (کیا تمہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی اور اللہ تعالیٰ کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رہ گئے تھے مذاق اڑانے کے لیے) ''ما يلتفت إليه وما يزيده عليه'' (نہ تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف اپنا رُخ کرتے تھے، نہ اس کی طرف دیکھتے تھے اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی اور بات کرتے تھے)۔ اسے ابن جریر نے، ابن أبي حاکم نے روایت فرمایا ہے اور اس کی سند صحیح سند ہے۔

اس آیت کریمہ میں اور اس قصے یعنی آیت اس قصے کا نتیجہ ہے تو آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک خبر دے رہے ہیں کہ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں انہوں نے ایک عجیب سا معاملہ دیکھا کہ راہ سفر کے دوران جاتے جاتے بعض لوگوں نے اور سب لوگ باتیں کر رہے ہیں تو ایک بڑی عجیب سی بات سنی بعض لوگوں نے یوں کہا جرأت کی کہ یہ جو قراء ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہیں یہ پیٹو ہیں سب سے زیادہ کھانے والے صرف کھانا ہی جانتے ہیں، اور سب سے بڑے جھوٹے ہیں اور سب سے بڑے بزدل ہیں۔ تو اُس شخص نے جب سنا تو اسے تعجب ہوا ارے یہ کیسا انسان ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہے ہیں جہاد میں اور منہ سے ایسی باتیں نکل رہی ہیں! تو دیکھیں فوراً جواب دیا نہی عن المنکر فوراً ہے ''كذبت'' ''تم جھوٹے ہو! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید المرسلین نعوذ باللہ پیٹو ہیں صرف کھانا پینا جانتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں یا بزدل ہیں، تمہیں شرم آنی چاہیے کیسی بات تم کر رہے ہو! اور اُن کے ساتھ جو صحابہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ راضی ہے وہ ایسے ہیں یہ صفات ہیں ان کی بلکہ تم ہو ہی منافق تم مسلمان نہیں ہو سکتے کیونکہ مسلمان وہ ہے جس کے اندر اسلام ہو جس کے اندر ایمان ہو اسے مسلمان

کہتے ہیں اور ایسے شخص کے دل کے اندر کوئی ایمان کا قطرہ باقی رہتا ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے تو تم ہو ہی منافق اور میں ابھی جا کر خبر دیتا ہوں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

اُس بات کو اپنی حد تک نہیں رکھا اور یہ غیبت چغل خوری نہیں ہوتی کہ اگر آپ حق بات کسی کو جا کر بتاتے ہیں کہ یہ بڑا فتنہ ہے یہ بڑی کفریہ بات ہو رہی ہے بڑی سازش ہو رہی ہے، آپ جا کر ذمہ دار شخص کو اگر بتاتے ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے یہی شیطان کا محض وسوسہ ہے کہ ارے یہ تو غیبت ہو جائے گی بُری بات ہے۔اِس سے بڑھ کر بُری بات کیا ہو سکتی ہے کہ اُن لوگوں نے ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہمت لگائی جھوٹ باندھا ہے اور مذاق اڑایا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

اب یہ صحابی چند قدم کا فاصلہ تھا پہنچے نہیں کہ ربّ العالمین خالق کائنات اکرم الاکرمین نے اُس بات کو سنا۔میرے بھائی انسان کی حیثیت کیا ہے اس زمین کے اوپر! کائنات کو دیکھیں اور اِس انسان کو دیکھیں، انسان کو دیکھیں پھر زمین کو دیکھیں، سیاروں کو دیکھیں، سورج کو دیکھیں، گلیکسی کو دیکھیں، بہت ساری گلیکسیز کو دیکھیں (یہ آسمان دنیا ہے یہ ساری گلیکسیز جو ہیں جتنے مجرات ہیں) پہلا آسمان ہے، پھر دوسرا ہے، پھر تیسرا ہے، پھر چوتھا ہے، پانچواں ہے، چھٹا ہے، ساتواں ہے، کرسی ہے، عرش ہے پھر ربّ العالمین ہے اور اِس شخص کی بات سے اللہ تعالیٰ بہترین طریقے سے واقف ہے، سنا ہے اللہ تعالیٰ نے اور فوراً اُس کا جواب بھی دیا ہے﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾۔ابھی وہ صحابی پہنچے نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے سے یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے۔اللہ اکبر، جب صحابی نے یہ آیت سنی تو اُن کو علم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر مل چکی ہے۔

جب اُس شخص کو خبر پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرما رہے ہیں تو دوڑتا ہوا آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کے قریب جو کجاوا ہے اُس سے یوں چمٹ گیا ایسے، رسی اور جو کجاوا ہے اس سے اچھی طرح سے چمٹ گیا اور معذرت کرنا شروع کی۔

سوری (sorry) کا لفظ ہمیں تو بالکل آسان ہے کہ بڑی بات کر کے سوری کر دو بات ختم ہے لیکن بعض اوقات یہ سوری بھی کام نہیں آتی میرے بھائیو اس لیے سوچ سمجھ کر بات کرنی ہے۔

"یا رسول اللہ" (اے اللہ تعالیٰ کے ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔دیکھیں "یا رسول اللہ" قریب کرنے کی کوشش کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر، پیارے پیغمبر میں مانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ہیں یہ میرا ایمان ہے مانتا ہوں لیکن

بس منہ سے بات تھی نکل گئی، زبان کو لگام نہیں دیا تھا باتوں باتوں میں منہ سے بات نکل گئی میں چاہتا نہیں تھا کہ یہ بات ہو۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جواب نہ دیا نہ ان کی طرف دیکھا ایسے بیٹھے اونٹنی پر۔

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت اس شخص پر سختی کیوں کر رہے ہیں؟ وہ ہے سختی کے لائق اور اسی میں ہی اس پر رحمت ہے۔ اُس شخص کے پاؤں زخمی ہو گئے ٹھوکریں کھا رہا ہے کہ نظر ثانی کیجیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک ہی چیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾۔

یہ نواقض اسلام میں سے ایک ناقض ہے جس کا ارتکاب کیا گیا اور کفر کے بعد ایمان نہیں رہتا، جنہوں نے توبہ کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ﴾ ان کی معافی ہے اور جنہوں نے توبہ نہیں کی ان کے لیے عذاب الیم ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل دیکھیں کہ کفر کے بعد توبہ کریں تب بھی اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

یاد رکھیں اِن لوگوں میں جس نے بات کہی وہ ایک تھا لیکن بات سب مجموعے کی ہے، گروپ کی بات ہے ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا﴾ جمع ہے کیونکہ سننے والے نے بھی نکیر نہیں کی۔ جس نے نکیر کی وہ بچ گیا اور جس نے خاموشی اختیار کی وہ اِس گناہ میں برابر کا شامل ہے کہ نہیں؟ برابر کا حصے دار ہے اگر اُسے برا لگتا تو اُسے روکتا اگر روکنے کی جرأت نہیں تو ایسے لوگوں کے ساتھ نہ چلا کرو۔ یاد رکھو یا روکنے کی جرأت رکھو پھر چلا کرو بدعتیوں کے ساتھ، اگر بدعتیوں کو روکنے کی جرأت نہیں تو ان کے ساتھ نہ چلا کرو۔

کیوں؟ خاموشی کا مطلب ہے ان کے ساتھ برابر کی حصے داری اور یہ دو قسم کے لوگ تھے ایک تو منافق تھے پکے منافق جو گئے ہی اس لیے تھے کہ مسلمانوں کے قدم میدان جہاد میں لڑکھڑائیں اور اُن کو شکست ملے کسی ذریعے سے، دوسرے وہ تھے جو کم ایمان تھے ضعیف الایمان لوگ تھے۔ کہنے والا منافق تھا، خاموشی اختیار کرنے والا ضعیف الایمان تھا سزا میں دونوں برابر ہیں لیکن جنہوں نے توبہ کی اور اپنے ایمان کو مضبوط کیا ان کی معافی ہو گئی اور جو اپنی نفاق اکبر میں غرق تھے اور اس سے نہ نکلے توبہ نہیں کی تو وہ مرتے دم تک اپنے اس نفاق میں غرق رہے اور کفر پر ان کی وفات ہوئی۔

اس آیت کریمہ میں اور حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ دین کا مذاق اڑانا یا دین والوں کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

2۔ دین کا مذاق اڑانے والے کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں علماء کے دو اقوال ہیں اور صحیح قول یہ ہے کہ توبہ قبول ہو جاتی ہے اگر وہ سچے دل سے توبہ کی شرطوں کو اپناتے ہوئے توبہ کرے۔

3۔ بُرے دوستوں کی صحبت کا خطرہ، بُرے دوستوں کی صحبت ہلاک کر دیتی ہے بُرے دوستوں کی دوستی ہلاک کر دیتی ہے۔

4۔ دین کا مذاق اڑانا منافقین کی نشانیوں میں سے ہے۔

5۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کی حرمت اور جس نے ان کا مذاق اڑایا گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے دین کا مذاق اڑایا ہے کیونکہ رسول بھی اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے ہیں اور قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو ان کا مذاق براہ راست اللہ تعالیٰ کے مذاق کے برابر ہے۔

6۔ اللہ تعالیٰ کا عفو اور کرم اور مغفرت اور عظیم فضل اپنے دشمنوں پر بھی توبہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے، اللہ تعالیٰ کا دشمن بھی اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمالیتا ہے اور اس میں ایک عظیم قصہ ہے سورۃ البروج کا واقعہ سبحان اللہ، ظالم بادشاہ نے مومنوں کو زندہ جلا دیا زمین میں اُخدود، گڑھے کھدوائے آگ سلگائی اور وہاں پر زندہ لوگوں کو مومنوں کو جلا دیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ البروج میں ﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾(البروج:8) سبحان اللہ۔ قصور کیا تھا ان کا؟ ایمان لے کر آئے تھے اللہ تعالیٰ۔ پر سزا کیا ملی؟ سلگتی ہوئی آگ دنیا کی۔

سورۃ البروج میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ﴾(البروج:1-8)۔ اصحاب الاخدود کو قتل کر دیا گیا، ﴿اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ﴾ (گڑھے والے لوگ) سلگتی ہوئی آگ میں زندہ جلایا گیا ﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ﴾(البروج:10) (جن لوگوں نے مومنوں کی آزمائش کی فتنے میں ڈالا انہیں زندہ جلایا اور توبہ نہیں کی تو ان کے لیے دردناک شدید عذاب ہے)۔

امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "انظر إلى هذا الكرم والجود، قتلوا أولياءه وهو يدعوهم إلى التوبة والمغفرة" ((اللہ اکبر) کتنا کرم کرنے والی ذات ہے اللہ تعالیٰ کی کتنا کرم کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو زندہ جلا دیا اللہ تعالیٰ پھر بھی انہیں توبہ کی طرف بلاتا ہے (کہ ابھی بھی توبہ کر لو ابھی بھی وقت ہے میں تمہیں معاف کر دوں گا))۔

کوئی ایسا کرم کرنے والی کوئی ذات ہے پوری کائنات میں؟! اللہ اکبر، اُن سے بدلہ نہیں لیا زندہ نہیں جلایا اگرچہ سزا تو یہیں ملنی چاہیے تھی، جن کو زندہ جلایا گیا وہ جنت کی نہروں میں تیر رہے تھے اور یہ جو جلانے والے کافر اور بدکار ہیں اگر ابھی بھی توبہ نہیں

کرتے ابھی بھی وقت ہے توبہ کا توبہ نہیں کرتے اور کفر پر ہی مرنا چاہتے ہیں پھر جہنم کی آگ ان کی منتظر ہے ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (البروج:12) اللہ اکبر۔ بہر حال سورۃ البروج کی آیات کی تفصیل ذرا پڑھ لینا اور اس مفہوم کو مد نظر رکھنا۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ منافقوں کا خطرہ اسلام میں، منافقوں کا خطرہ اسلام پر ہمیشہ رہا ہے (اسلام پر اور اہل اسلام پر)۔

2۔ دین کو گالی دینا یا دین کا مذاق اڑانا نفاق اعتقادی کی نشانی ہے، نفاق اکبر کی نشانی ہے۔

3۔ مسلمانوں سے بغض کرنا اور نفرت کرنا اور ان کو گالی دینا اور ان کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

یاد رکھیں اس میں تفصیل سمجھیں ذرا، اگر آپ کسی شخص کی ذات کا مذاق اڑا دیں تو کفر نہیں ہے یہ حرام ہے لیکن اگر اس کا اس لیے آپ مذاق اڑاتے ہیں کہ اس کا جو دیندار ہے دینداری کا مذاق اڑاتے ہیں مثال کے طور پر داڑھی ہے داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں یہ کہ اس شخص کی ذات پر اٹیک کرتے ہیں یار دیکھوں اس کی داڑھی جو ہے بکرے جیسی داڑھی ہے نعوذ باللہ بعض لوگ کہتے ہیں تو یہ کفر نہیں لیکن حرام ہے ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ کبیرہ گناہ ہے لیکن اگر آپ داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں کیونکہ یہ دین کا حصہ ہے تو یہ

حرام ہے ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ کبیرہ گناہ ہے لیکن اگر آپ داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں کیونکہ یہ دین کا حصہ ہے تو یہ کفر ہے دائرۂ اسلام سے اس قول سے انسان خارج ہو جاتا ہے اس عقیدے سے بھی خارج ہو جاتا ہے اور دونوں میں فرق سمجھیں۔

4۔ "وجوب المبادرة إلى إنكار المنكر" کہ انکار منکر فوراً کرنا چاہیے وقت میں حکمت کے ساتھ، اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو ایسے لوگوں کے ساتھ نہ رہیں جن کے ساتھ آپ انکار منکر نہیں کر سکتے۔

5۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور ان کا صدق ایمان کا ثبوت کہ خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ فوراً انکار کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر بھی دی۔

6۔ کسی شخص کو منافق کہنا جائز ہے بشرطیکہ اگر اُس سے نفاق کی کوئی علامت ظاہر ہو جائے اگر وہ چھپاتا ہے اپنے اندر تو دل کھولنا ہمارا کام نہیں ہے، سینے کو چیرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے لیکن ایک شخص جھوٹ بولتا ہے، یا ایک شخص امانت میں خیانت کرتا ہے، ہم یہ کہیں گے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق کی تین نشانیوں میں سے ایک جھوٹ بولنا بھی ہے اور امانت میں خیانت بھی ہے، اور وعدہ خلافی بھی ہے، اور تم سے یہ نفاق ظاہر ہوا ہے تم منافق ہو۔

اس طریقے سے آپ کہہ سکتے ہیں، یہ نفاق اکبر ہے جو دین کو گالی دیتا ہے یا دین کا مذاق اڑاتا ہے آپ اس سے کہہ سکتے ہیں کہ تم منافق ہو کہنا جائز ہے۔

7۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا ثبوت اور معجزے کا ثبوت (دونوں) کہ صحابی کے پہنچنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر مل گئی۔

خبر اللہ تعالیٰ سے یہ پیغام اللہ تعالیٰ سے ملا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے صحابہ کو خبر دی ہے کہ یہ بات ہوئی ہے اگرچہ کہنے والے بہت دور تھے پیچھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر مل گئی تھی اور یہ دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور رسالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوتی ہے۔

8۔ اگر کوئی شخص، کوئی گناہ گار گناہ کرتا ہے اور قاضی کے پہنچے سے پہلے وہ توبہ کرلیتا ہے کوئی جانتا نہیں اس کے بارے میں تو ٹھیک ہے اس پر کوئی حد نہیں کچھ نہیں ہے لیکن اگر معاملہ قاضی کے پاس پہنچ جائے پھر اس کی توبہ تو اسے نفع بخش ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں لیکن اس پر حد قائم کی جاتی ہے۔ بات سمجھ آئی کہ نہیں؟

ایک شخص نے زنا کیا ہے نعوذ باللہ کسی نے دیکھا نہیں تو اس نے یہ نہیں کیا کہ جا کر اپنے اوپر حد قائم کروائے اس کے لیے کافی ہے کہ توبہ کرے بس اور اگر معاملہ قاضی تک پہنچ گیا ہے اور قاضی نے سزا سنا دی اسے کہ اس کو سو کوڑے مارنے ہیں کیونکہ وہ شادی شدہ نہیں محصن نہیں ہے تب اسے یہ سزا دینا واجب ہے اور اس کی توبہ جو ہے اسے سزا سے روک نہیں سکتی، توبہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور یہ سزا مخلوق کا حق ہے۔

9۔ دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ شدت اختیار کرنی چاہیے، سختی اختیار کرنا سختی برتنی چاہیے کیونکہ دین کا مذاق اڑانا اور عام کوئی غلطی کرنا دونوں برابر نہیں ہیں۔ اگر کوئی شخص غلطی کرتا ہے تو اس پر نرمی سے نصیحت کریں کیونکہ وہ نصیحت کرنے کے لائق ہے غلطی ہو جاتی ہے لیکن دین کا مذاق اڑانے والا اس سے کیا نرمی کی ضرورت ہے اسے تو سختی کی ضرورت ہے کہ سیدھا ہو جائے ٹیڑھا انسان ہے اس کی عقل بھی سیدھی ہو جائے اس کا دل بھی سیدھا ہو جائے۔

10۔ بعض اوقات انسان ایک لفظ سے بھی ہلاک ہو جاتا ہے، ایک لفظ منہ سے نکلا ہوا ایک لفظ! اگرچہ یہ ایک لفظ زبان سے بغیر سوچے سمجھے نکل جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنے منہ سے ایک کلمہ ایک لفظ نکالتا ہے "لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا" بے ساختہ منہ سے نکل جاتی ہے وہ جہنم کی تہہ میں پہنچ جاتا ہے اس ایک کلمے سے۔

11۔ نفاق اکبر سے بچنا اور ڈرنا چاہیے اور نفاق اکبر کی ایک نشانی یہ ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دین کا یا قرآن مجید کا مذاق اڑانا یا بغض رکھنا۔ دیکھیں بغض ہوتا ہے تو مذاق اڑتا ہے ناں پھر مذاق اڑانا جو ہے یہ ری ایکشن (reaction) ہے ایک چیز کا جو اندر موجود ہے۔

ایک چیز کو آپ ظاہر کرنا چاہتے ہیں آپ کے اندر آگ ہے نفرت ہے، بغض ہے وہ کیسے نکلے گی؟ زبان پر ہی نکلے گی یا ہاتھ پر، یا عمل پر۔ تو جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑایا یا دین کا مذاق اڑایا تو حقیقتاً وہ نفاق اکبر میں مبتلا ہیں ان کے دل میں ایمان کا ذرہ برابر ایک قطرہ بھی نہیں ہے کچھ بھی نہیں ہے ایمان کا نہ تو قطرہ ہے اور نہ ہی ذرہ ہے، تو نفاق اکبر سے بچنا چاہیے۔

اگلے باب میں حدیث تھوڑی سی لمبی ہے اگلے درس میں ان شاءاللہ بیان کروں گا میں آج کے درس میں اتنا کافی ہے لیکن آج کے درس میں یہ سمجھ لیں آپ کہ نواقض اسلام کیا ہے اُس کو سمجھنا ضروری ہے اور یہ ایک ناقض ہم نے یہاں پر ذکر کیا ہے اس کے باقی جو نو نواقض ہیں اُن کو آپ دیکھیں سمجھیں اگلے درس میں ان شاءاللہ میں اِن نواقض کے بارے میں پوچھوں گا۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (088.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio